السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے بکر سے فون پر سونے کا سودا کیا، قیمت اور وزن متعین ہے، لیکن قیمت کی ادائیگی ایک ہفتہ کے ادھار پر طے ہوئی، دو تین دن بعد بکر نے مجھے فون کیا کہ تمہارا سونا فروخت کر دوں، جبکہ میں نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور نہ اس کی قیمت ادا کی ہے۔ کیا اس طرح خرید و فروخت کا معاملہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ہاں مارکیٹ اور منڈیوں میں اکثر سودے اسی طرح ہوتے ہیں کہ فون پر مال خریدا جاتا ہے، پھر اس کو دیکھے یا قبضہ میں لئے بغیر آگے فروخت کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ شرعاً ایسا جائز نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ بازار کے بلند مقام میں غلہ خریدتے اور اسی جگہ فروخت کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا کہ ''غلہ وہیں فروخت نہ کریں بلکہ وہاں سے کہیں اور منتقل کرنے کے بعد فروخت کریں۔'' [مسند امام احمد، ص:۵۶، ج ۱]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق ہر چیز شرعی اعتبار سے غلہ کی مانند ہے۔ [بیہقی، ص:۳۱۲، ج۵]

بلکہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں صراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودے کو اس جگہ بیچنے سے منع فرمایا ہے جہاں اسے خریدا جاتا ہو، حتی کہ اسے اپنے گھر میں لے جائیں۔ [مستدرک حاکم، ص:۴۰، ج۲]

ایک روایت میں ہے کہ ''جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے قبضے میں لینے سے قبل مت فروخت کرو۔'' (مسند امام احمد، ص:۴۰۳، ج۳)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خرید کردہ چیز جب تک اپنے قبضہ میں نہ لی جائے اس کا آگے فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ صورت مسئولہ میں چونکہ خریدار نے ابھی سونے پر قبضہ نہیں کیا، اس لئے اس کا آگے خود یا کسی کے ذریعے فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:473